ربع مجیب اور اصطرلاب کی دریافت

ٹی وی کی تحقیق کی تالیف کے دوران فتاویٰ رضویہ مطالعہ کرتے ہوئے جب میری نگاہ اس عبارت پر پڑی کہ **فینبغی الاعتماد فی اوقات الصلوٰۃ وفی القبلۃ علی ماذکر العلماء الثقات فی کتاب المواقیت وعلیٰ ماوضعولها من الآلات کالربع والاسطرلاب فانها ان لم یفد الیقین تضید غلبۃ الظن للعالم بها کافیہ فی ذالک (ج۳ص۱۷)**

تو دل میں ایک اشتیاق پیدا ہوا کہ الربع المجیب اور الاسطرلاب کے متعلق جانکاری حاصل کروں۔ اور پھر میں ان دونوں کے تجسس میں لگ گیا بحمدہ تعالیٰ جویندہ یابندہ کی زندہ مثال کے طور پر مجھے دو ایسی کتابیں مل گئیں جن میں سے ایک الربع المجیب اور دوسری الاسطرلاب کے حل کے لئے کافی تھی۔

پہلی کتاب حضرت شیخ علامہ بدرالدین ابن محمد دمشقی سبط شیخ جمال الدین عبداللہ ماروینی کی ہے جو الفتحیہ کے نام سے مشہور ہے یہ کتاب ربع مجیب کے استعمال اور اس سے برآمد ہونے والے نتائج پر مشتمل ہے اور دوسری کتاب حکیم کامل محقق نصیرالدین طوسی کی ہے جو بست باب کے نام سے معروف ہے یہ کتاب اصطرلاب کے استعمال اور اس سے نتائج اخذ کرنے پر مشتمل ہے۔ گو کہ یہ دونوں کتابیں اپنے اپنے موضوع پر کامل طور پر حاوی اور علی الانفراد الربع المجیب اور الاسطرلاب کے حل کے لئے وافی طور پر ضامن وکفیل ہیں لیکن نئے فنون کے حل کرنے میں جو صعوبتیں ہوتی ہیں ان صعوبتوں سے مجھے بھی دوچار ہونا پڑا۔ مولیٰ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ اپنے فضل بے پایاں سے نواز کر ان مشکلات کو میرے لئے آسان فرمادیا۔ نئی نسل کی ترغیب وتحریص کے لئے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ ان دونوں آلے کی خصوصیات پر کچھ روشنی ڈال دی جائے تاکہ جنہیں شوق ہو وہ اپنی تھوڑی سی محنت اور کوشش صرف کرکے اس پر عبور حاصل کرلے۔ اور اس کے طلسماتی کارنامے کو ملاحظہ کرکے یہ محسوس کرسکے کہ حکمائے اسلام نے اپنی ذہانت سے کیسی کیسی چیزیں ہمیں دیا جسے ہم آج کھو چکے ہیں۔

موجودہ دور میں اصطرلاب اور ربع کے ذریعہ حاصل ہونے والے امور کے لئے سائنسدانوں نے دوسرے آلے ایجاد کر لئے ہیں جیسے تھیوڈولائٹ اور سکسٹیو غیرہ مگر یہ آلے اتنے قیمتی ہیں کہ مدرسہ سے متعلق فقید المال طلبہ کے لئے اس کا حاصل کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ اس لئے ہم غریب لوگوں کے لئے الربع المجیب اور الاصطرلاب ہی کافی ہیں۔ یہ دونوں آلے اگرچہ کسی دھات سے بنائے جاتے لیکن ہم نے پٹھے بنا کر اسے استعمال کیا اور صحیح ثابت ہوا۔ اس لئے اس کے بنانے میں اگرچہ محبت ومشقت ضرور ہے لیکن کوئی خاص لاگت نہیں پڑتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامیات میں کارآمد ہونے والے وہ مسائل جو ہیئت میں کلی طور پر مذکور ہیں وہ ان دو آلے کی مدد سے جذتی طور پر ایسے نکل آتے کہ اس پر طلسمات کا گمان ہوتا ہے۔

الربع المجیب

یہ پیتل یا کسی دھات کا بنا ہوا ایک چورس چیز ہوتی ہے جو اپنی ساخت کے اعتبار سے کسی دائرہ کا ربع معلوم ہوتا ہے، چونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ ربع دائرہ ایک قوس اور دو نصف قطر سے گھری ہوئی سطح کا نام ہے اس لئے اس میں بھی ایک قوس اور دو نصف قطر ہوتے ہیں۔ اس کے اس قوس کو قوس ارتفاع کہتے جو درجات کے اعتبار سے ۹۰ حصوں پر منقسم ہوتے ہیں۔ دائیں طرف والے نصف قطر کو جیب التمام اور اس کے متوازی خطوط کو جیوب منکوسیہ کہتے ہیں اور بائیں طرف والے نصف قطر کو اور اس کے متوازی خطوط کو جیوب مبسوط کہتے ہیں۔ ان خطوط کے باہم تقاطع سے ربع مجیب ایک جال نما سطح معلوم ہوتا ہے۔ اس ربع کے مرکز پر ایک کیل سے ایک دھاگا وابستہ ہوتا جس کے آخری سرے پر شاقوں بندھا لٹکتا رہتا ہے۔ اور پھر اس دھاگے میں ایک دوسرا دھاگا بندھا ہوتا جسے مرئی کہتے ہیں اور جیب التمام پر دو ہدنے بھی منصوب ہوتے ربع کے مرکز کے قریب ایک چھوٹی قوس ہوتی جسے دائرۃ المیل سے تعبیر کرتے ہیں ساتھ ہی ربع میں دو نصف دائرہ بھی ہوتے جسے نجیب اول اور نجیب ثانی کہتے ہیں اس کے علاوہ ربع میں تین اور مزید خط مستقیم ہوتے ایک کا نام خط امتحان دوسرے کا نام خط عصر بوقت مثل اول اور تیسرے کا نام خط عصر بوقت مثل ثانی ہے۔ مزید برآں اس پر مقباش کے نشانات بنے ہوئے جو ظل اصابع اور ظل اقدام میں کام آتے ہیں۔

نتائج:

ربع کے ذریعہ سب چیزیں معلوم کی جاتی ہیں مثلاً آفتاب یا کسی ستارہ کا ارتفاع آفتاب کا میل شمالی اور جنوبی کی مقدار بعد قطر اصل مطلق اصل معدل، نصف فضل، نصف القوس، قوس نہاری اور قوس لیلی، دائرہ ماضی اور دائرہ مستقبل. فضل دائرظل مبسوط منکوس دائر بین الظہر والعصر، دائر بین العصر والمغرب، حصۃ الشفق، حصۃ الفجر، سعۃ المشرق، سعۃ المغرب، حصۃ السمت، معدلۃ السمت، معرفت السمت، جہلت اربع کا صحیح تعین، فلکیہ، مطالع، فلکیہ، مطالع بلدیہ، مطالع الوقت وغیرہ وغیرہ۔

طریقۂ استعمال:

مرکز سے وابستہ دھاگا حسب ہدایت الگ الگ ضرورت کے وقت مختلف نشان پر رکھا جاتا اور اس وضع میں مقصد کے مطابق مرئی سے نشان لگالیا جاتا اور پھر حسب ہدایت دھاگا کو اس کی وضع اول سے منتقل کر کے دوسری وضع پر رکھا جاتا اس وضع میں مرئی سے مطلوب چیز کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔اس کے استعمال سے مطلوبہ چیز حاصل کرتے وقت ایک جادو کا کرشمہ اور عملی چمتکار معلوم اور دل ودماغ حیران ہو جاتا کہ ہمارے اسلاف نے کیسی اچنبھا میں ڈالنے والی چیزوں کی ایجاد کی ہے۔

اسطرلاب:

یہ آلہ بھی پیتل یا کسی دوسری دھات کا بنا ہوا ہوتا ہے۔یہ اپنی ساخت میں گراموفون کے ریکارڈ کی طرح دائرہ نما ہوتا اور اسی طرح اس پر بہت سے دائرے ہوتے۔لیکن یہ ایک ریکارڈ نہیں بلکہ کئی ریکارڈوں پر مشتمل ہوتے۔اسطرلاب میں ریکارڈ کے ہر یک سطح کو صفیحہ کہتے ہیں۔بنیادی طور پر اس کے پانچ صفیحے ہوتے: (۱) صفیحہ حجرہ ٔدام جس کے محیط کو۔۳۶۰ درجوں پر منقسم کر دیا جاتا ہے (۲) پشت حجرہ دام جس پر ظل اقدام مستوی اور معکوس اور اسی طرح ظل اصابع مستوی اور معکوس کے نشانات ہوتے ہیں۔ (۳) صفیحہ عنکبوت جس پر تین دائرے متوازی کھنچے ہوئے مرکز سے قریب دائرہ کو مدار داس سرطان اور محیط سے قریب دائرہ کو مدار داس جدی اور درمیانی دائرہ کو مدار داس حمل ومیزان کہتے ہیں۔ ان مدارات ثلاثہ کے مابین میل کلی کے برابر فصل ہوتا ہے اور ساتھ ہی اس صفیحہ کے سر بارہ برجوں کے نام بھی لکھے ہوتے ہیں۔راس جدی کے پاس ایک نوک نکلی ہوتی ہے جسے مرئی بامقیاس اسطرلاب کہتے

ہیں (۴) صفیحہ عرض البلد جس پر مقنطرات، دوائر سموت، افق مشرق ومغرب، خطوط ساعات معوجہ اور مستویہ وغیرہ کھچے ہوتے (۵) صفیحہ آفاقی اس پر مختلف دائرے بنے ہوتے ہیں۔ اور تمام صفائح پر دو خط ایسے کھینچے ہوتے جو باہم مرکز دائرہ سے گزرتے ہوئے زاویہ قائمہ بناتے ہیں۔ جن میں سے ایک خط کو وسط اسماء یا خط نصف النہار اور خط علاقہ کہتے ہیں اور دوسرے خط کو خط مشرق ومغرب یا خط استواء کہتے ہیں۔ اسطرلاب میں ان صفیحے کے علاوہ ایک بنیادی چیز اور ہوتی جسے عضادہ کہتے ہیں اس کے دونوں پہلوؤں میں شظیہ ارتعاع اور دولبنہ اور پر ایک لبنہ میں ایک ایک تقبہ ہوتا ہے۔

نتائج :

الربع المجیب کے ذریعہ جن باتوں کو دریافت کیا جاتا ان کے علاوہ اور مزید باتیں اس سے حاصل ہوتیں، مثلاً معرفت خانیا کے دوازدہ گانہ، معرفت مطالع سال، معرفت ارتعاع قطب البروج، معرفت تقویم، معرفت بالائے اشخاص وغیرہ وغیرہ۔

طریقۂ استعمال:۔

متذکرہ بالا ریکارڈوں کے مرکزوں میں ایک کیل ہوتی جس کے ذریعہ سارے ریکارڈ باہم مجتمع اور منضبط ہوجاتی ہیں اور عضادہ کو حجرہ دام کے پشت سے اسی کیل سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ اور پھر اپنے مطلوب کے حاصل کرنے کے لئے حسب ہدایت ان ریکارڈوں کو گردش میں لایا جاتا ہے عنکبوت میں راس جدی کے پاس واقع ہونے والی مرئی مطلوب چیز کی نشاندہی کردیتی ہے اس طرح مطلوب چیز حاصل ہوجاتی ہے۔

ربع مجیب کی تصویر الفتحیہ میں اور اسطرلاب کی تصویر بست باب میں منقوش ہے۔ اور پیتل کا بنا ہوا مجسم اسطرلاب دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء لکھنؤ اور خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے جس کا دل چاہے ان مقامات میں جا کر مشاہدہ کرسکتا ہے۔

(ماہنامہ اشرفیہ، مئی ۱۹۹۴ء)

○ ○ ○